السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز جنازہ پڑھاتے وقت متعدد دعائیں مانگی جاسکتی ہیں یا کہ صرف ایک ہی دعا مانگنی چاہیے؟ صحیح جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں (ایک سائل۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی مسلم موحد فوت ہوجائے تو اس کا نماز جنازہ ادا کرنا دوسرے مسلمانوں پر حق ہے اور نماز جنازہ میں اخلاص سے دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء)

جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھنے لگو تو اس کے لیے اخلاص سے دعا کرو (سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت (3199) سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ (1497) بیہقی کتاب الجنائز باب الدعاء فی صلاۃ الجنازۃ 4/40 صحیح ابن حبان (754'755 موارد) اسی طرح ابوامامۃ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

السنة فی الصلاة علی الجنازة أن تکبر ثم تقرا بام القرآن ثم تصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم تخلص الدعاء للمیت ولا تقرأ الا فی التکبیرة الاولی ثم تسلم فی نفسه عن یمینه)

(المنتقی لابن الجارود (540) عبدالرزاق (6328) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسماعیل القاضی (94) المستدرک للحاکم 1/360 بیہقی 4/39-40)

نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تم تکبیر کہو پھر سورۃ فاتحہ پڑھو (پھر دوسری تکبیر کہو) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو (پھر تیسری تکبیر کہو) پھر میت کے لیے اخلاص سے دعا کرو اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی میں قراءت نہ کرو (پھر چوتھی تکبیر کہو) پھر اپنی دائیں جانب آہستہ سلام پھیر دو۔ ان ہر دو صحیح احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے لیے اخلاص سے دعا کرنے کا حکم ہے اور "الدعاء" دعا یدعو سے مصدر ہے اور مصدر کا اطلاق قلیل و کثیر پر ہوتا ہے لہذا ایک سے زائد دعائیں بھی جنازہ میں کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے عام بھائی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے ہیں

(اللهم اغفر لحینا ومیتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وأنثانا اللهم من أحییته منا فأحییه علی الإسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الإیمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تضلنا بعد)

(سنن ابن ماجہ (1498) مسند احمد 14/406 (8809) صحیح ابن حبان (857 موارد)

اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ، حاضر اور غائب، چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت کو بخش دے اے اللہ ہم میں سے جسے بھی تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے بھی فوت کرے اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ

(کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازہ قال)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ لہذا ہر جنازے میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ دعا عام ہے میت کے لیے خاص نہیں ہے اس میں زندہ مردہ، مرد عورت، چھوٹے بڑے، حاضر غائب سب کے لیے دعا ہے اور ہمیں خاص میت کے لیے بھی دعا کا حکم ہے تو لامحالہ اس دعا کے ساتھ خاص میت کی بخشش والی دعا بھی مانگنی پڑے گی جیسا کہ اللهم اغفر له وارحمه وغیرہ ہے تو ثابت ہوا کہ ایک سے زائد دعائیں جنازے میں مانگی جاسکتی ہیں۔

اسی طرح عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه وهو یقول ((اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه...))

(صحیح مسلم 85/963، المنتقی لابن الجارود (538) جامع الترمذی (1025) سنن ابن ماجہ (1500) مسند احمد 39/397'427'428، سنن النسائی (1982'1983'62)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی ۔ میں نے آپ کی دعا میں سے یاد کرلیا ۔ آپ کہہ رہے تھے ۔ اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اسے معاف کر دے ۔ میں نے تمنا کی کاش میں وہ میت ہوتا ۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنازہ پر متعدد دعائیں مانگتے تھے کیونکہ صحابی فرماتے ہیں (فحفظت من دعائہ) میں نے آپ کی دعا میں سے یاد کیا ۔ یہاں پر " من " لفظ ہے جو بعض اور کچھ پر دلالت کرتا ہے یعنی آپ نے دعا تو بہت کی لیکن اس میں سے کچھ حصہ میں نے یاد کرلیا ۔ اور جو دعا یاد کی پھر اسے آگے بیان کر دیا ۔

شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ آپ پر ایمان لایا اور آپ کے تابع ہوگیا پھر کہنے لگا میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اپنے بعض صحابہ کو تاکید فرمائی ۔ جب ایک جنگ ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ غنیمت حاصل ہوئی ۔ آپ نے اسے تقسیم کیا اور اس کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا ۔ وہ ساتھیوں کی سواریاں چرایا کرتا تھا ۔ جب آیا تو انہوں نے اس کا حصہ اسے دیا ۔ وہ پوچھنے لگا یہ کیا ہے ؟ اس کے ساتھی نے کہا تمہارا حصہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے نکالا ہے ۔ اس اعرابی نے اپنا حصہ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ کہنے لگا یہ کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا میں نے (مال غنیمت سے) تمہارا حصہ نکالا ہے ۔ کہنے لگا میں اس کے لیے آپ کے پیچھے نہیں چلا بلکہ میں تو اس مقصد کے لیے آپ کے پیچھے لگا ہوں کہ مجھے (پھر اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہاں تیر لگے تو میں فوت ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں ۔ آپ نے فرمایا اگر تم اللہ سے سچ کہو گے تو اللہ بھی تم سے سچ کا سلوک کرے گا ۔ اس کے بعد تھوڑی دیر گزری پھر وہ دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تو اسے اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ۔ اس کو وہیں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا یہ وہی ہے ؟ صحابہ نے کہا جی ہاں ۔ آپ نے فرمایا : اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا تو اللہ نے اس سے سچ کا سلوک کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود اپنے جبے میں کفن دیا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر جنازہ پڑھا

(فکان مماظہر من صلاتہ اللھم ہذا عبدک خرج مہاجرا فی سبیلک فقتل شہیدا انا شہید علی ذلک)

تو آپ کی دعا سے جو الفاظ ظاہر ہوئے ان میں سے چند الفاظ یہ تھے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے ، تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا ، پس شہید ہو کر قتل ہوا ، میں اس بات پر گواہ ہوں ۔

(سنن النسائی ، کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الشھداء (1952) المستدرک للحاکم 3/595'596 ، بیہقی 4/15'16 ، السنن الکبری للنسائی 1/634 (2080) شرح معانی الآثار للطحاوی (2818) 2/35 کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الشھداء)

اس حدیث میں بھی (فکان مماظھر من صلاتہ) قابل توجہ الفاظ ہیں ۔ آپ کی دعا میں سے جو الفاظ ظاہر ہوئے وہ صحابی نے بیان کر دیے ۔ معلوم ہوا اس کے علاوہ بھی آپ نے دعا کی جو ظاہر نہیں ہوئی ۔ لہذا نماز جنازہ میں متعدد دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں ۔ یزید بن رکانہ بن المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للجنازۃ لیصلی علیہا قال : ((اللھم عبدک وابن عبدک وابن أمتک احتاج إلی رحمتک ، وأنت غنی عن عذابہ ، إن کان مُحسناً فزدہ فی حسناتہ ، وإن کان مُسیئاً فتجاوز عنہ)) ثم یدعو ماشاء اللہ ان یدعو

(المعجم الکبیر للطبرانی 22/249 (647) الاصابہ 6/515 ، مجمع الزوائد 3/140 (4167)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے ۔ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے ۔ تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے پرواہ ہے ۔ اگر یہ احسان کرنے والا تھا تو اس کی حسنات میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما ۔ پھر اس کے بعد جو اللہ چاہتا دعا کرتے ۔

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ میں کئی دعائیں مانگتے تھے ۔ اس حدیث کے آخری الفاظ ((پھر اس کے بعد جو اللہ چاہتا دعا کرتے)) اس مسئلہ میں صریح نص ہیں ۔ مذکورہ بالا دلائل صحیحہ سے بات بالکل عیاں ہو گئی کہ مسلمان موحد کا جنازہ پڑھتے وقت ایک سے زیادہ دعائیں مانگی جا سکتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے اس کا ثبوت موجود ہے ۔ اور شرعاً بالکل صحیح اور درست ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل](#)

جلد 3 ۔ کتاب الجنائز ۔ صفحہ 227

محدث فتویٰ